"تعلیم پاکستان کے لیے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ دُنیا اتنی تیزی سے ترقی کر رہی ہے کہ تعلیمی میدان میں مطلوبہ پیش رفت کے بغیر ہم نہ صرف اقوامِ عالم سے پیچھے رہ جائیں گے بلکہ ہو سکتا ہے کہ ہمارا نام و نشان ہی صفحۂ ہستی سے مٹ جائے۔"

قائدِ اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ

بانیٔ پاکستان

(26 ستمبر 1947ء۔ کراچی)

450131

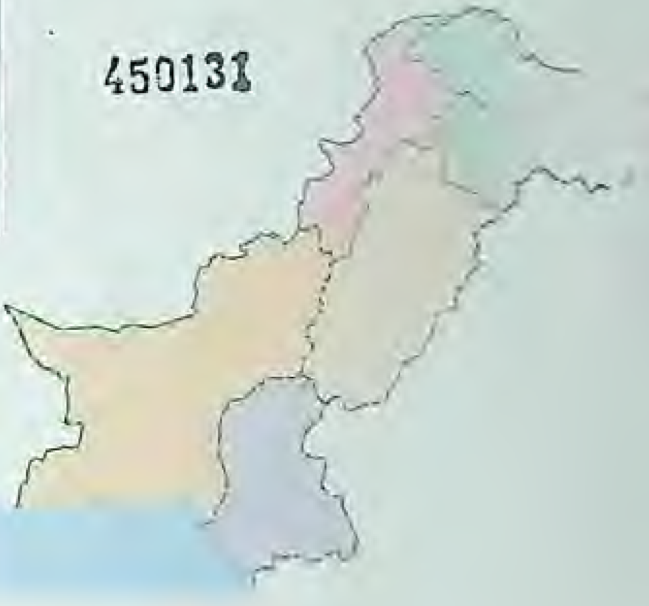

ہدایات برائے سیکیورٹی سٹکر

جعلی کتب کی روک تھام کے لیے پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور کی درسی کتب کے ٹائٹل کور (Title Cover) پر مستطیل شکل میں ایک سیکیورٹی سٹکر (Security Sticker) چسپاں کیا گیا ہے۔ ترچھا کر کے دیکھنے پر اس سٹکر میں موجود دائرے کا نارنجی رنگ، سبز رنگ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح "سیکیورٹی سٹکر" پر اس کی جگہ تبدیل کرتے ہوئے ترچھا دیکھنے پر "PCTB" لکھا ظاہر ہوتا ہے۔ مزید تصدیق کے لیے اگر ٹائٹل کور پر چسپاں "سیکیورٹی سٹکر" پر چھپے QR کوڈ کو موبائل سے سکین کریں تو ویب لنک اوپن ہونے کے ساتھ ساتھ سیکیورٹی سٹکر بھی ظاہر ہو جائے گا جو کتاب کے اصلی ہونے کی پہچان ہے۔ درسی کتب خریدتے وقت یہ "سیکیورٹی سٹکر" ضرور دیکھیں۔ اگر کسی کتاب کے ٹائٹل کور پر یہ سیکیورٹی سٹکر موجود نہ ہو یا اس میں ردوبدل کیا گیا ہو تو ایسی کتاب ہرگز نہ خریدیں اور فوراً اطلاع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ترجمہ: "شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔"

شہریت

(Civics)

11

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

جملہ حقوق بحق پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور محفوظ ہیں۔

منظور کردہ: وفاقی وزارت تعلیم (شعبہ نصاب سازی) حکومت پاکستان، اسلام آباد۔ بحوالہ چٹھی نمبر F.13-5/2005-SS

تیار کردہ: پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

اس کتاب کا کوئی حصہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اسے ٹیسٹ پیپر، گائیڈ بکس، خلاصہ جات، نوٹس یا امدادی کتب کی تیاری میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
1-13	علم شہریت کا تعارف	-1
14-25	علم شہریت کے بنیادی تصورات	-2
26-44	ریاست	-3
45-54	اقتدارِ اعلیٰ	-4
55-85	حکومت	-5
86-95	قانون	-6
96-110	شہری اور شہریت	-7
111-120	آئین	-8
121-134	سیاسی حرکیات	-9

مصنفین: ☆ پروفیسر آفتاب احمد ڈار ☆ پروفیسر حلیمہ آفریدی

نظرِ ثانی: ☆ پروفیسر ڈاکٹر محمد رشید: صدر شعبہ سیاسیات، گورنمنٹ شالیمار گریجوایٹ کالج، باغبان پورہ، لاہور

☆ پروفیسر انجم جیمز پال: صدر شعبہ سیاسیات، گورنمنٹ گریجوایٹ کالج، سمندری ضلع فیصل آباد

☆ پروفیسر تو ید عرفان: شعبہ سیاسیات، گورنمنٹ گریجوایٹ کالج، ٹاؤن شپ، لاہور

☆ پروفیسر قمر عباس: شعبہ سیاسیات، گورنمنٹ گریجوایٹ کالج آف سائنس، وحدت روڈ، لاہور

ایڈیٹرز: ☆ مسز شفقت افتخار ☆ مہر صفدر ولید نگرانِ طباعت: ☆ مہر صفدر ولید ☆ عابد حسین شیخ

ڈائریکٹر مسودات: ☆ محترمہ فریدہ صادق ڈپٹی ڈائریکٹر (گرافکس): ☆ سیدہ انجم واصف

لے آؤٹ: ☆ حافظ انعام الحق، محمد اظہر

ناشر: چوہدری محمد بوٹا پرنٹرز، لاہور
مطبع: چوہدری محمد بوٹا پرنٹرز، لاہور

قیمت	تعداد	طباعت	ایڈیشن	تاریخِ اشاعت
142.00	12,000	دوم	اوّل	ستمبر 2023ء

علمِ شہریت کا تعارف
(Introduction to Civics)

علمِ شہریت کا تاریخی پس منظر (Historical Background of Civics)

علمِ شہریت کی ابتدا قدیم یونانی دور میں ہوئی۔ ہزاروں سال پہلے یونان ایک عظیم تہذیب کا گہوارہ رہا ہے۔ یونانی مفکرین نے انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کا مطالعہ کیا۔ انھوں نے انسانوں کی روزمرہ زندگی، معاشرے اور سیاسی اداروں کے بارے میں بھی غور وفکر کیا اور اپنی شہرہ آفاق تحریروں میں ٹھوس اصولوں پر مبنی علمِ شہریت کی بنیاد ڈالی۔ افلاطون اور ارسطو نے علمِ شہریت کو بہت حد تک آگے بڑھایا۔ افلاطون نے اپنی تصنیف الجمہوریہ (The Republic) اور ارسطو نے اپنی کتاب سیاست (Politics) میں اپنے نظریات کو پیش کیا۔ موجودہ ملک یونان میں 158 ریاستیں موجود تھیں۔ یہ شہری ریاستیں (City States) کہلاتی تھیں کیوں کہ ہر ریاست ایک شہر پر مشتمل تھی۔ یہ ریاستیں آزاد اور خودمختار تھیں، اس لیے ہر شہری بیک وقت قانونی اور انتظامی فرائض سرانجام دیتا تھا۔

موجودہ دور میں جب ہم علمِ شہریت کا ذکر کرتے ہیں تو پہلے یونان کا تصور ہمارے ذہنوں میں آتا ہے کیوں کہ ریاست کی ابتدا یونان سے ہوئی۔ مشہور مفکر ارسطو کا تعلق اسی سرزمین سے تھا۔ یونانیوں کے بعد رومیوں نے بھی علمِ شہریت کو ترقی دی۔ آغاز میں چھوٹی چھوٹی شہری ریاستیں تھیں۔ بعدازاں یہ چھوٹی ریاستیں فتوحات کے نتیجے میں بڑی بڑی ریاستوں کا حصہ بنتی گئیں۔ ایک ریاست کبھی ایک شہر پر مشتمل تھی پھر کئی شہر ایک ریاست میں شامل ہو گئے۔ اسی طرح علمِ شہریت کے موضوعات میں وسعت پیدا ہوئی۔ صدیاں بیت گئیں، آج دنیا میں وسیع و عریض علاقوں اور کثیر آبادی والی ریاستیں موجود ہیں۔ علمِ شہریت آج بہت وسیع ہو گیا ہے۔ اس علم میں مقامی، قومی اور بین الاقوامی سطح کے امور کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ ماضی اور حال کے ساتھ ساتھ مستقبل کے بارے میں موضوعات بھی اس میں شامل ہیں۔

علمِ شہریت کا مفہوم (Meaning of Civics)

علمِ شہریت کو انگریزی زبان میں سوکس، اردو میں شہریت اور عربی میں مدنیت کہتے ہیں۔ سوکس لاطینی زبان کے دو الفاظ سوِس (Civis) اور سویٹاس (Civitas) سے اخذ کیا گیا ہے، جن کے معنی بالترتیب شہری اور شہر لیے جاتے ہیں۔ عربی میں مدینہ کے معنی شہر کے ہیں۔ اس لحاظ سے مدنیت ریاست میں رہنے والے شہریوں کے بارے میں مطالعہ کا نام ہے۔ قدیم یونان میں ریاست کے وہ باشندے ریاستی امور میں براہِ راست حصہ لیتے تھے، جن کو حقوق حاصل تھے۔ وقت کے ساتھ ساتھ ریاستوں کی آبادی بڑھی تو جمہوریت، آزادی اور مساوات کے تصورات پروان چڑھے اور براہِ راست امور میں حصہ لینے کا طریقہ ناقابلِ عمل بن گیا۔ شہریوں کی تعداد لاکھوں اور کروڑوں میں ہو گئی تو مجبوراً براہِ راست جمہوریت کی جگہ بالواسطہ جمہوریت نے لے لی۔ آج بھی شہری ریاست کے معاملات کو اپنی مرضی سے چلانے کا حق رکھتے ہیں لیکن اب وہ اس حق کا استعمال اپنے نمائندوں کے ذریعے سے کرتے ہیں۔

علمِ شہریت کی تعریف (Definition of Civics)

-1 ایف۔ جے۔ گولڈ (F.J. Gould)

"علمِ شہریت ان اداروں، عادات، سرگرمیوں اور جذبات کا مطالعہ کرتا ہے، جن کی بدولت ہر فرد چاہے وہ مرد ہو یا عورت (شہری) اپنے فرائض ادا کر سکے اور کسی سیاسی تنظیم کی رکنیت سے فائدہ حاصل کر سکے۔"

2- ای۔ایم۔وائٹ (E.M. White)

''علمِ شہریت انسانی علوم کا وہ مفید شعبہ ہے۔جس میں شہری زندگی کے ہر پہلو کا مطالعہ کیا جاتا ہے خواہ اس کا تعلق ماضی، حال اور مستقبل سے ہو یا مقامی، قومی اور بین الاقوامی معاملات سے۔''

3- پروفیسر پیٹرک گیڈیز (Prof. Patrick Gaddies)

''علمِ شہریت شہری زندگی اور اس کے متعلقہ مسائل کا علم ہے۔''

4- ڈاکٹر کے۔کے۔عزیز (Dr. K.K. Aziz)

''علمِ شہریت معاشرے میں افراد اور ان کے اداروں کا مطالعہ ہے، جن کا ایک فرد پیدائشی رکن ہوتا ہے یا اپنی مرضی سے ان کی رکنیت اختیار کرتا ہے۔''

علمِ شہریت کی نوعیت

(Nature of Civics)

سائنس یا آرٹ (Science or Art)

علمِ شہریت کی نوعیت کے بارے میں ایک دلچسپ بحث جاری ہے کہ ہم اس مضمون کو سائنس کہہ سکتے ہیں یا نہیں۔ بعض ماہرین علمِ شہریت کو سائنس تسلیم نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ مضمون آرٹ کہلا سکتا ہے۔ اس کے برعکس ماہرین کی ایک بڑی تعداد شہریت کو سائنس ثابت کرنے پر مُصر ہے۔

سائنس کا مفہوم (Meaning of Science)

شہریت کو سائنس جاننے کے لیے ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ سائنس کا مفہوم کیا ہے اور پھر ہم جستجو کریں گے کہ کیا شہریت اس مفہوم پر پورا اترنے والا علم ہے یا نہیں۔ سائنس کے لغوی معنی علم کے ہیں جو واضح، ٹھوس، آفاقی اور قطعی اصولوں پر مبنی مضمون کا نام ہے۔ سائنس کے اصول باضابطہ اور یکساں طور پر تسلیم شدہ ہوتے ہیں نیز سائنس کے اصولوں کو تجربہ گاہوں میں تفصیلی اور طویل تجربات کے ذریعے اخذ کیا جاتا ہے۔ سائنس حقائق کا مجموعہ ہے جو مشاہدوں اور تجربوں کا نتیجہ ہے۔ یہ مجموعہ دنیا کے تمام حصوں میں اور تاریخ کے تمام ادوار میں ایک ہی انداز میں قبول کیا گیا ہے۔ سائنس کے اصول سبب اور نتیجہ کے مسلسل عمل سے حاصل کیے گئے ہیں۔ سائنس کے اس مفہوم پر پورا اترنے والے مضامین کیمیا، طبیعات، بیالوجی اور حساب وغیرہ ہیں۔ ان تمام مضامین کے اصول ہر دور میں آفاقی، قطعی اور ٹھوس مانے گئے ہیں مثلاً ہائیڈروجن اور آکسیجن کو ایک خاص فارمولا کے تحت ملایا جائے تو پانی بنتا ہے۔ اسی طرح دو اور دو ہر جگہ چار ہوتے ہیں۔

سائنس کا مفہوم پیش نظر رکھا جائے تو علم شہریت مکمل طور پر سائنس کے زمرے میں شامل ہوتا دکھائی نہیں دیتا۔ یہی وجہ ہے کہ آگسٹ کامٹے اور لارڈ برائس جیسے ماہرین علمِ شہریت کو سائنس کا مقام دینے سے گریزاں ہیں لیکن علم شہریت کے اصول بھی اسباب اور نتائج کے فلسفے کی پیداوار ہیں۔ شہریت میں بھی اسباب کو دیکھتے ہوئے ماہرین نتائج کی پیشین گوئی کر سکتے ہیں۔ ارسطو اور کارل مارکس جیسے فلسفیوں نے انقلاب کی آمد کے درست اسباب بیان کیے ہیں، لہٰذا علم شہریت کو ہم سیاسیات، عمرانیات اور اخلاقیات جیسی معاشرتی سائنس کہہ سکتے ہیں۔

شہریت بحیثیت آرٹ
(Civics as an Art)

شہریت معاشرتی سائنس ہے کیوں کہ اس کا موضوع انسان ہے۔ اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ شہریت آرٹ بھی ہے یا نہیں۔ سائنس ٹھوس اور واضح اصولوں پر مبنی مضمون ہے جو کافی تجربات کے بعد حاصل کیا جاتا ہے۔ سائنس باضابطہ حقائق کا مجموعہ ہے۔ آرٹ ان اصولوں پر عمل کرنے کا نام ہے۔ حقائق کو اگر عملی طور پر بروئے کار لایا جائے تو یہ آرٹ ہے۔ علم کے معنی کسی شے کے متعلق جاننا اور آرٹ اس پر عمل کرنا ہے۔ ووٹ کی اہمیت سے آگاہ ہونا سائنس ہے اور ووٹ کا درست اور عملی استعمال آرٹ ہے۔ اس طرح علمِ شہریت علم بھی ہے اور آرٹ بھی۔

علمِ شہریت کی اہمیت اور افادیت
(Significance and Utility of Civics)

علمِ شہریت کی اہمیت اور افادیت میں بتدریج اضافہ ہوا ہے۔ یہ معاشرتی علم گذشتہ دو صدیوں میں بالخصوص تیزی سے پروان چڑھا ہے۔ انسان کی زندگی میں اس علم کی بدولت بڑی تبدیلیاں آئی ہیں اور بہتر سے بہتر ماحول کی تخلیق میں مسلسل اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔ تہذیب وثقافت نے علمِ شہریت کو ابھارا ہے اور علمِ شہریت کی بدولت تہذیب کا خصوصی ارتقا ہوا ہے۔ انسانوں نے گذشتہ اڑھائی ہزار سالوں میں اپنی معاشرتی، سیاسی اور اخلاقی قدروں کو جو مقام دیا ہے اس میں علمِ شہریت کا بڑا اہم حصہ ہے۔ ذیل میں ہم اس علم کی افادیت کے مختلف نکات کا جائزہ لیتے ہیں۔

1- سماجی اقدار کا فروغ

علمِ شہریت نے شہریوں کو خوب سے خوب تر کی تلاش میں مدد دی ہے۔ شہری ایک دوسرے کی ضرورت ہوتے ہیں اور باہمی مدد سے ایک دوسرے کے سہارے آگے بڑھتے ہیں اور اپنے مسائل کے حل بھی تلاش کرتے ہیں۔ علمِ شہریت شہریوں میں ذمہ داری کا احساس، رواداری، سماجی ہم آہنگی، پُرامن بقائے باہمی، سماجی انصاف، باہم خلوص اور اجتماعی زندگی جیسی بلند اقدار کو فروغ دیتا ہے۔ یہ علم چھوت چھات اور دیگر تعصبات کے خاتمے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

2- کردار کی تعمیر

علمِ شہریت شہریوں میں اعلیٰ کردار کی تعمیر کرتا ہے۔ انھیں صحیح اور غلط میں امتیاز کرنا سکھاتا ہے۔ یہ غلط کاموں سے روکتا اور اچھے راستوں پر چلنے کا درس دیتا ہے۔ ہم طلبہ کو محض تعلیم ہی نہیں دینا چاہتے، بلکہ ان کے کردار کی بھی تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔ ان میں سچ کی لگن اور جھوٹ سے نفرت کا احساس ابھارنا چاہتے ہیں۔ بہتر کردار کی تخلیق کر کے ہم اجتماعی زندگی کو مختلف رنگوں سے بھر سکتے ہیں۔ علمِ شہریت طلبہ کو انسان دوستی اور بھائی چارے کی اہمیت سے آگاہ کرتا ہے۔

3- مقبولیت میں اضافہ

علمِ شہریت اجتماعی طور پر پورے معاشرے کی اہم ضرورت ہے۔ والدین اپنی اولاد کی بہتر تربیت کے لیے علمِ شہریت کو پسند کرتے ہیں اور طلبہ کی کثیر تعداد اس مضمون کی افادیت اور اہمیت کو جانتے ہوئے اس کا انتخاب کرتی ہے۔

4- وفاداریوں کا صحیح تناسب

ریاست کے تمام شہری کئی اداروں سے وابستہ ہوتے ہیں۔ وہ ان اداروں کے وفادار ہوتے ہیں اور ان سے بڑی محبت بھی کرتے ہیں مثلاً خاندان، برادری، قبیلہ، گاؤں، قصبہ، شہر اور ریاست۔ علم شہریت ایسے میں شہری کو مختلف اداروں سے وفاداریوں میں صحیح تناسب قائم کرنے میں راہ نمائی کرتا ہے۔ وہ جان لیتا ہے کہ انسانیت کی بھلائی میں باقی سارے اداروں کی بھلائی ہے۔ وہ انسانیت کے رشتے کو سب سے زیادہ اہمیت دیتا ہے اور اپنی ذات کے مفادات کو دیگر اداروں کے مفادات پر قربان کرنے کو تیار ہوتا ہے۔

5- حقوق وفرائض

علم شہریت فرد کے حقوق وفرائض کا علم سمجھا جاتا ہے۔ اکثر ماہرین نے حقوق وفرائض کو علم شہریت کا بنیادی موضوع قرار دیا ہے۔ شہری اپنی ریاست اور معاشرے میں کئی فرائض سرانجام دیتا ہے۔ قانون کی پیروی کرتا ہے، محصولات کی ادائیگی کے لیے ہر دم تیار رہتا ہے۔ ان فرائض کے بدلے میں ریاست اسے بہت سے حقوق عطا کرتی ہے۔

6- جمہوریت کی کامیابی

جمہوریت سب سے زیادہ پسندیدہ نظام حکومت ہے۔ اس کو کامیابی سے چلانا بہت مشکل ہے۔ ضروری ہے کہ طلبہ جمہوری نظام کی کامیابی کے لیے علم شہریت کا مطالعہ کریں۔

7- مسائل سے آگاہی

اگر کسی ریاست کے عوام اپنے سیاسی، معاشی، معاشرتی اور دیگر مسائل کے بارے میں کچھ جانتے ہی نہ ہوں تو وہ ان کو حل کرنے کے بارے میں بھی فکر مند نہیں ہوتے۔ علم شہریت شہریوں کو ان کے جملہ مسائل سے آگاہ کرتا ہے اور انھیں ان مسائل کے حل کی تجویز بھی دیتا ہے۔

8- اقتصادی بہبود

علم شہریت میں غربت، بے روزگاری، ناانصافی اور دولت کی غیر منصفانہ تقسیم جیسے مسائل پر بحث کی جاتی ہے۔ طلبہ کو پتا چلتا ہے کہ ان معاشی مسائل کے اسباب کیا ہیں اور وہ ان کے حل کے لیے جدوجہد کرتے ہیں۔ قانون ساز اسمبلی میں ایسے نمائندوں کو بھیجتے ہیں جو مسائل کا ادراک رکھتے ہوں اور معاشی منصوبہ بندی کرنے میں دلچسپی لیتے ہوں۔

9- قومی سیاست کا ادراک

علم شہریت میں ریاست کے آئین اور آئین کے تحت قائم ہونے والے اداروں سے متعلق مطالعہ کیا جاتا ہے۔ عملی سیاست بھی زیر بحث آتی ہے۔ آئینی ارتقا کا تفصیلی جائزہ لیا جاتا ہے۔ اس طرح علم شہریت پڑھنے والے طلبہ اپنے ملک کی سیاست اور سیاسی مسائل کے متعلق ادراک حاصل کر لیتے ہیں۔

10- عالمی سطح پر افادیت

فرد، ریاست اور معاشرے کے بغیر زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ اس طرح تمام معاشرے اور ریاستیں ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔ کوئی معاشرہ یا ریاست خود کفیل نہیں ہوتی۔ آج کی سپر پاور امریکا بھی تمام براعظموں میں دوستوں کی تلاش میں ہے اور دنیا کے وسائل پر اس کی نظر ہے۔

علمِ شہریت میں بین الاقوامی پہلو کا مطالعہ خصوصی طور پر کیا جاتا ہے کیوں کہ شہریوں کو مقامی اور قومی امور کے ساتھ بین الاقوامی سطح پر بھی کردار ادا کرنا ہوتا ہے۔

علمِ شہریت کا دیگر معاشرتی علوم سے تعلق
(Relation of Civics with other Social Sciences)

علوم (Sciences) کی دو اقسام ہیں۔

1- طبعی علوم 2- معاشرتی علوم

طبعی علوم میں فزکس، کیمسٹری، بیالوجی، زوالوجی، باٹنی اور ریاضی وغیرہ شامل ہیں۔ طبعی علوم ٹھوس، واضح، حتمی، آفاقی اصولوں اور ضوابط کا مجموعہ ہیں جب کہ معاشرتی علوم کا تعلق انسان اور معاشرے کے مختلف پہلوؤں سے ہے۔ معاشرتی علوم میں شہریت کے علاوہ سیاسیات، عمرانیات، نفسیات، تاریخ اور اخلاقیات خصوصی طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ ذیل میں علمِ شہریت کا دیگر چند اہم معاشرتی علوم سے تعلق پیش کیا گیا ہے۔

شہریت اور سیاسیات
(Civics and Political Science)

علمِ سیاسیات بنیادی طور پر ریاست اور حکومت کا علم ہے۔ شہریت اور سیاسیات میں کافی حد تک مماثلت پائی جاتی ہے۔ ان میں امتیاز کرنا کافی مشکل ہے تاہم یہ دو بالکل مختلف مضامین ہیں۔

مماثلت

1- یکساں ماخذ

علمِ سیاسیات (Political Science) کو یونانی لفظ پولس (Polis) سے اخذ کیا گیا ہے جب کہ شہریت (Civics) دو لاطینی الفاظ سوس (Civis) اور سویٹاس (Civitas) سے مل کر بنا ہے۔ پولس (Polis) اور سویٹاس (Civitas) کے معنی شہر کے ہیں۔ یوں ابتدا میں دونوں مضامین کو محض شہر کے مطالعہ کا نام دیا گیا۔

2- موضوعات میں یکسانیت

ریاست، حکومت، فرد اور حقوق و فرائض سمیت بہت سے موضوعات دونوں مضامین میں پڑھائے جاتے ہیں۔ قانون، سیاسی جماعتیں، آزادی، مساوات اور کئی دوسرے موضوعات بھی مشترک ہیں۔

3- سیاسیات کی بنیاد

سیاسیات کی بنیاد شہریت کے اصولوں پر رکھی گئی ہے۔ فرد اور ریاست کے حوالے سے شہریت نے جن حقائق کو تسلیم کیا سیاسیات میں بھی شامل کر لیے گئے۔ شہریت معاشرتی و سیاسی سرگرمیوں سے بحث کرتی ہے اور یہ سرگرمیاں سیاسیات کے لیے بھی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔

4- یکساں مقاصد

دونوں مضامین مقاصد کے لحاظ سے ہم آہنگ ہیں۔ دونوں میں شہریوں کے حقوق و فرائض کی اہمیت پر زور دیا جاتا ہے اور دونوں

چاہتے ہیں کہ شہری فرائض ادا کریں اور حقوق سے بہرہ ور ہوں۔ بہتر سیاسی نظام کی تخلیق دونوں کے مقاصد میں شامل ہے اور سیاسی اداروں سے متعلق بحث کرتے ہیں۔

5- مشترکہ مسائل

علم سیاسیات اور علم شہریت دونوں مضامین ایک جیسے مسائل سے متعلق ہیں۔ دونوں کا بنیادی موضوع فرد ہے اور دونوں عالمگیر سطح پر انسانوں کے درمیان تعاون اور ہم آہنگی کے لیے کوشاں ہیں۔ دونوں مضامین شہری کے مسائل کو حل کرنے اور فلاح و بہبود جیسے اقدامات کرتے ہیں۔

فرق

1- وسعت

علم سیاسیات، علم شہریت سے زیادہ وسیع مضمون ہے۔ علم شہریت زیادہ تر مقامی پہلو سے تعلق رکھتا ہے، جب کہ سیاسیات کا تعلق قومی اور بین الاقوامی پہلوؤں سے زیادہ ہے۔

2- سیاسی پہلو

اگرچہ شہریت میں بھی سیاسی پہلو کا جائزہ لیا جاتا ہے لیکن یہ پہلو درحقیقت سیاسیات کا موضوع ہے۔ سیاسی پہلو پر علم شہریت میں سرسری نظر ڈالی جاتی ہے۔ اس کا مطالعہ علم سیاسیات میں زیادہ گہرائی میں کیا جاتا ہے۔

3- موضوعات

معاشرہ، فرد، خاندان، تعلیم اور ثقافت و تہذیب جیسے موضوعات علم شہریت میں پڑھائے جاتے ہیں۔ ان موضوعات کو علم سیاسیات کے نصاب میں یا تو شامل نہیں کیا جاتا یا بہت کم شامل ہوتے ہیں۔

4- شہر اور ریاست

علم شہریت میں شہر کو جب کہ سیاسیات میں ریاست کو مرکزی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ علم شہریت شہری کے مسائل جب کہ سیاسیات ریاست کے مسائل کو زیر بحث لاتی ہے۔

5- قدیم علم

علم شہریت، علم سیاسیات سے زیادہ قدیم علم ہے۔ یہ معاشرے کا علم ہے اور اس دور کا مطالعہ بھی اس میں کیا جاتا ہے جب ریاست وجود میں نہیں آئی تھی۔ علم سیاسیات کا مطالعہ ریاست سے شروع ہوتا ہے اور ریاست پر ختم ہو جاتا ہے۔

شہریت اور تاریخ
(Civics and History)

علم شہریت شہریوں کے بنائے ہوئے اداروں، عادات، سرگرمیوں اور جذبات کا مطالعہ ہے جب کہ تاریخ میں گزرے ہوئے ادوار اور انسانوں اور اقوام کے بتدریج ارتقا کا جائزہ لیتا ہے۔

مماثلت

1- بحث کا موضوع

فرد دونوں مضامین کا موضوع ہے۔ فرد کے مسائل اور اس پر گزرے ہوئے حالات و واقعات دونوں مضامین کا موضوع ہیں۔ دونوں معاشرتی علوم ہیں اور ان میں افراد کے مختلف پہلوؤں کو زیرِ بحث لایا جاتا ہے۔ تاریخ کو علمِ شہریت کی تجربہ گاہ کہا گیا ہے۔ گزرے ہوئے ادوار کے واقعات، تجربات اور حالات موجودہ دور میں پالیسیوں کی تشکیل میں مدد دیتے ہیں۔ موجودہ نسل پرانی نسلوں کے تجربات سے فائدہ اٹھاتی ہے اور شہریت کے بہتر سے بہتر اصولوں کی تشکیل کرتی ہے۔ یوں اس کام میں تاریخ اس کی مدد کرتی ہے۔

2- مشترکہ موضوعات

علمِ تاریخ اور علمِ شہریت میں کئی موضوعات مشترکہ ہیں۔ مثال کے طور پر مختلف ریاستوں میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات، ان کے درمیان لڑی جانے والی جنگیں اور تحریر ہونے والے معاہدے دونوں مضامین کے موضوعات میں شامل ہیں۔

3- نظریات

معاشرتی و سیاسی مسائل کے حل کے لیے متعدد سیاسی نظریات پیش کیے گئے ہیں۔ کیمونزم اور سوشلزم جیسے نظریات علمِ شہریت میں اہم مقام رکھتے ہیں اور تاریخ میں بھی ان کے ارتقا، اثرات اور انجام کے متعلق بحث کی جاتی ہے۔

4- تہذیب و تمدن

تاریخ میں انسانوں کی تہذیب و تمدن، رسم و رواج، رجحانات اور گذشتہ ادوار میں ان کے معاشی، معاشرتی اور اخلاقی حالات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ یہ مطالعہ علمِ شہریت کے لیے بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ دونوں مضامین باہم ایک دوسرے پر اثرانداز ہوتے ہیں اور بہتر نتائج کے حصول میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

فرق

1- ماضی کا مطالعہ

شہریت میں شہریوں کے ماضی، حال اور مستقبل تینوں ادوار کے بارے میں پڑھا جاتا ہے جب کہ تاریخ محض ماضی کے مطالعہ کا نام ہے۔ حال اور مستقبل سے تاریخ کا کوئی تعلق نہیں۔

2- ترتیب وار مطالعہ

تاریخ میں سن وار مطالعہ کیا جاتا ہے۔ تاریخ میں واقعات اسی ترتیب سے زیرِ بحث لائے جاتے ہیں جس ترتیب سے وہ وقوع پذیر ہوئے ہوتے ہیں جب کہ علمِ شہریت میں یہ اصول کارفرما نہیں ہے۔

3- معیار کا فرق

علمِ شہریت معیار قائم کرتا ہے کہ افراد اچھے شہری بنیں۔ وہ نہ صرف حقوق کے بارے میں جانتے ہوں بلکہ وہ انھیں حاصل کرنے کے لیے کوشاں رہیں۔ تاریخ محض حقائق کو بیان کرنے کا علم ہے۔

4- موضوعات

علمِ شہریت میں شہری، معاشرہ اور ریاست کے موضوعات ہیں جب کہ تاریخ کے موضوعات اس سے قدرے مختلف ہیں۔

شہریت اور معاشیات
(Civics and Economics)

علمِ معاشیات ایک معاشرتی علم ہے جس میں دولت، معاشی امور اور آمدن و اخراجات کے متعلق پڑھا جاتا ہے۔ مشہور ماہر معاشیات مارشل نے علمِ معاشیات کو "دولت اور حصول دولت کا علم" کہا ہے۔ علمِ شہریت کا بنیادی موضوع انسان ہے جبکہ معاشیات کا انسانی زندگی پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ اس طرح شہریت اور معاشیات کا ایک دوسرے سے گہرا تعلق ہے۔

مماثلت

1- سیاسی معاشیات

علمِ شہریت اور علمِ سیاسیات دونوں سے علمِ معاشیات کا اتنا گہرا تعلق ہے کہ ابتدائی زمانوں میں تینوں کو ایک علم سمجھا جاتا تھا اور "سیاسی معاشیات (Political Economy)" کا نام دیا جاتا تھا۔ موجودہ دور میں تینوں مضامین کی حدود جداگانہ ہیں۔ آج بھی یونیورسٹی کی سطح پر "سیاسی معاشیات" کا مضمون پڑھایا جاتا ہے۔

2- انسانی بہبود

علمِ معاشیات میں ایسے اصول پڑھے جاتے ہیں اور ایسا تحقیقی کام ہوتا ہے، جس کا مقصد عوام کے لیے بھلائی اور ان کے معاشی مسائل کا حل موجود ہو۔ فرد کی بھلائی کے لیے ماہرین معاشیات نت نئے طریقے تلاش کرتے رہتے ہیں۔ ماہرین نے دولت کی منصفانہ تقسیم اور معاشی مساوات کے قیام کے لیے متعدد نظریات پیش کیے ہیں۔ ان نظریات کا فائدہ شہریوں کو پہنچتا ہے۔ اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ معاشیات اور شہریت ایک دوسرے کے لیے مفید ثابت ہوتے ہیں۔

3- مشترکہ موضوعات

فرد اور ریاست کے باہم تعلقات اور ریاست کی طرف سے افراد کے لیے مہیا کیے گئے معاشی مواقع کے متعلق علمِ شہریت میں پڑھا جاتا ہے۔ معاشیات میں ریاست کے بجٹ، آمدن و اخراجات، وسائل اور ان کو منصوبہ بندی کے تحت خرچ کرنے کے بارے میں غور کیا جاتا ہے۔ معاشیات کے کئی موضوعات شہریت میں شامل ہیں۔ کمیونزم اور سوشلزم سمیت کئی موضوعات دونوں مضامین میں مشترکہ ہیں۔

4- فلاحی ریاست

ریاست کے بارے میں اب حتمی نظریہ ہے کہ یہ ادارہ عوام کی فلاح و بہبود کے لیے قائم ہوا ہے۔ اس کی ذمہ داری ہے کہ عوام کو زیادہ سے زیادہ خوشیاں بہم پہنچائے، ان کا معیارِ زندگی بلند کرے اور ان کی بنیادی ضروریات کو پورا کرے۔ یہ تمام اقدامات معیشت کی مدد سے اٹھائے جاتے ہیں اور ان کے مثبت اثرات شہریوں پر پڑتے ہیں یوں دونوں مضامین کی منزل ایک ہی دکھائی دیتی ہے۔

5- انقلابات اور عالمی تعلقات

سیاسی تحریکیں، انقلابات اور جنگیں دونوں مضامین کے اہم موضوعات ہیں۔ ہم اگر پس منظر دیکھیں تو پتا چلتا ہے کہ اکثر ایسے واقعات

کے پیچھے معاشی عوامل کارفرما ہوتے ہیں۔ کارل مارکس کا بھی یہی دعویٰ ہے کہ تمام انقلابات، تحریکوں اور جنگوں کے پیچھے معیشت ہی اہم سبب ہے۔ آج کی دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اس میں معاشی عوامل بہت اہم ہیں۔ دنیا کے چھوٹے بڑے تمام ممالک کے باہمی تعلقات اور خارجہ پالیسی میں معاشی پہلو کا اثر محسوس ہوتا ہے۔ آج کی جنگ ہتھیاروں سے زیادہ معاشی جنگ ہے۔

فرق

1- الگ الگ معیار

علمِ شہریت معیار قائم کرنے والا علم ہے۔ اس کا مقصد انسانوں کو خوشگوار ماحول فراہم کرنا ہے۔ علم شہریت صحیح اور غلط کی پہچان کرواتا ہے اور صحیح راستے اختیار کرنے کی ترغیب بھی دیتا ہے۔ اس کے برعکس معاشیات صرف حقائق کے مجموعہ کا نام ہے۔ اچھے معیار کو حاصل کرنا اس کا ضروری مقصد نہیں۔

2- حصولِ دولت

معاشیات معاشی پہلوؤں کو زیر بحث لاتا ہے اور حصولِ دولت کا علم ہے، جب کہ علم شہریت ذہنی و روحانی سکون اور ترقی کو اہمیت دیتا ہے۔

3- وسیع مضمون

علمِ شہریت، معاشیات سے کہیں زیادہ وسیع ہے۔ معاشیات میں صرف معاشی پہلو زیر بحث آتا ہے جب کہ علمِ شہریت میں سیاسی، معاشرتی، اخلاقی اور انفرادی پہلوؤں کا مطالعہ بھی کیا جاتا ہے۔

4- معاشیات کا محدود دائرہ کار

علمِ شہریت کا تعلق مختلف شعبوں سے ہوتا ہے۔ ان میں ایک معاشی شعبہ بھی ہے جس کی وجہ سے معاشیات کا دائرہ کار محدود ہے۔

5- مختلف موضوعات

علمِ شہریت کا بنیادی موضوع شہری ہے، جب کہ معاشیات کا موضوع معاشی سرگرمیوں سے وابستہ علم ہے۔

شہریت اور عمرانیات
(Civics and Sociology)

علمِ عمرانیات ایک وسیع معاشرتی علم ہے۔ بنیادی طور پر اس کا موضوع معاشرہ ہے۔ اس مضمون کے اہم موضوعات میں معاشرتی زندگی، معاشرتی اقدار، معاشرتی رسم و رواج اور معاشرتی ادارے وغیرہ شامل ہیں۔ شہریت اور عمرانیات کا تعلق بہت گہرا ہے۔ ان میں مماثلت اور فرق درج ذیل ہے۔

مماثلت

1- معاشرتی علوم کی ماں

عمرانیات کو تمام معاشرتی علوم کی ماں کہا جاتا ہے۔ شہریت، سیاسیات، تاریخ، اخلاقیات، معاشیات اور دیگر معاشرتی علوم عمرانیات کا

حصہ ہیں۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ عمرانیات ایک کل ہے اور تمام معاشرتی علوم اس کا جزو ہیں۔

2- یکساں موضوعات

علمِ شہریت فرد، معاشرہ، شہریوں اور ریاست کے بنائے ہوئے اداروں کا علم ہے۔ اس علم میں گاؤں، قصبوں اور شہروں کے رہنے والوں کے مسائل کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ خاندان، برادری، قبیلہ کی اہمیت اور انسانی تہذیب کے ارتقاء کے متعلق شہریت میں خصوصی مطالعہ کیا جاتا ہے۔ یہ تمام موضوعات علمِ عمرانیات کے بھی بنیادی موضوعات ہیں۔

3- بہترین ماحول فراہم کرنا

دونوں مضامین کا مقصد انسانوں کی ترقی کے لیے بہترین ماحول فراہم کرنا ہے۔ اس کے لیے مختلف تجاویز مرتب کرنا اور انھیں رائج کروانا بھی ان مضامین کے مقاصد میں شامل ہے۔

4- انسانوں کی فلاح

انسانوں کی فلاح و بہبود کے لیے دونوں علوم کوشاں رہتے ہیں۔ یہ ایسے اصولوں کو ترتیب دیتے ہیں جو انسانوں کے لیے سہولتوں کی فراہمی میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

فرق

1- دائرہ کار

علمِ شہریت کا موضوع شہری ہے جب کہ علمِ عمرانیات معاشرے کے تمام پہلوؤں کو زیرِ بحث لاتا ہے۔ شہریت انسانوں کی بھلائی تلاش کرتا ہے اور مسائل کے حل ڈھونڈتا ہے۔ یہ اچھائی اور برائی میں تمیز کرتے ہوئے برائی سے دور رہنے کا درس دیتا ہے، جب کہ عمرانیات محض معلومات کا مجموعہ ہے۔

2- سرسری مطالعہ

شہریت میں شہری کے مسائل کو بڑی تفصیل سے دیکھا جاتا ہے، جب کہ علمِ عمرانیات میں سرسری طور پر شہری کے مختلف پہلوؤں کو زیرِ بحث لایا جاتا ہے۔

3- فرد اور معاشرہ

علمِ عمرانیات کا تعلق پورے معاشرے اور رسم و رواج سے ہوتا ہے۔ یہ اجتماعی طرزِ فکر کا حامل ہے، جب کہ شہریت میں فرد کو پیشِ نظر رکھا جاتا ہے۔ علمِ شہریت میں معاشرے کا ذکر فرد کے حوالے سے ہوتا ہے، جب کہ علمِ عمرانیات میں فرد کا ذکر معاشرے کے حوالے سے ہوتا ہے۔

4- مستقبل کا مطالعہ

علمِ شہریت صرف ماضی اور حال ہی نہیں مستقبل کے مطالعہ کا بھی نام ہے۔ مستقبل کے بارے میں منصوبہ بندی اور فرد کے آنے والے دور میں مسائل اور ان کے حل کا جائزہ شہریت میں لیا جاتا ہے۔ عمرانیات صرف ماضی اور حال سے تعلق رکھتی ہے۔

شہریت اور اخلاقیات
(Civics and Ethics)

اخلاقیات فرد کے ساتھ تعلق رکھنے والا معاشرتی علم ہے۔ یہ انسانوں کی سوچ، رویے، اصولوں اور کردار کے مطالعہ کا نام ہے۔ علم شہریت اپنے موضوعات، مقاصد اور معیار کے حوالے سے اخلاقیات سے بڑا قریبی رشتہ رکھنے والا علم سمجھا جاتا ہے۔ دونوں مضامین میں مماثلت اور فرق کو ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

مماثلت

1- یکساں مقاصد

علم شہریت اور علمِ اخلاقیات دونوں کا بنیادی مقصد فرد کو اچھا انسان بنانا ہے۔ دونوں کے نزدیک فرد کی بہتری درکار ہے۔ یوں مقاصد کے اعتبار سے ایک جیسا رویہ دونوں مضامین سے جھلکتا دکھائی دیتا ہے۔ اخلاقیات اور شہریت ایک دوسرے کی مدد کرنے والے مضامین ہیں۔ دونوں کے مقاصد قریب قریب ایک جیسے ہیں۔ ایک مضمون منزل کا تعین کرتا ہے اور دوسرا اس کے حصول میں معاونت کرتا ہے۔

2- یونانی مفکرین کی آرا

قدیم یونانی دور کے مفکرین کے نزدیک علمِ شہریت اور علمِ اخلاقیات کی حدود میں کوئی فرق ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ افلاطون اور ارسطو نے اپنی تحریروں میں اخلاقیات پر مبنی علمِ شہریت کو پروان چڑھایا۔ افلاطون کی کتاب ''الجمہوریہ (The Republic) ''میں جس مثالی ریاست کا نقشہ کھینچا گیا، وہ اخلاقیات پر مبنی ہے۔

3- معیار قائم کرنے والے

علمِ شہریت اور علمِ اخلاقیات میں یہ صفت مشترک ہے کہ دونوں معیار قائم کرنے والے علوم ہیں۔ علمِ شہریت میں اچھے شہری کی خوبیاں بیان کی جاتی ہیں تو ساتھ ہی ساتھ فرد کو اچھا شہری بننے کی تلقین بھی کی جاتی ہے۔ اسی انداز میں علمِ اخلاقیات میں فرد کو اچھا انسان بنانے کی بھی ترغیب دی جاتی ہے۔

4- قابلِ عمل قوانین

علمِ شہریت کا تعلق ریاست اور قانون سے ہوتا ہے۔ قانون سازی کرنے والے اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ اخلاقی اصولوں سے ہم آہنگ قوانین بنائے جائیں۔ وہ جانتے ہیں کہ اخلاقی قوانین سے متصادم ریاستی قوانین پر عمل درآمد کرانا ریاست کے لیے ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہوتا ہے۔

فرق

1- ظاہر اور باطن

علمِ اخلاقیات کا تعلق فرد کے کردار، سوچ اور باطنی رویوں سے ہوتا ہے جب کہ علمِ شہریت فرد کے ظاہری رویوں پر انحصار کرتا ہے۔

2- وسعت

علمِ شہریت کے موضوعات اخلاقیات کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہیں۔ یوں شہریت کا دائرہ موضوعات کے اعتبار سے اخلاقیات کے

مقابلہ میں خاصا وسیع ہے۔

3- صرف اخلاقی پہلو کا مطالعہ

اخلاقیات میں انسان کے صرف اخلاقی پہلو کا مطالعہ کیا جاتا ہے، جب کہ علم شہریت میں فرد کے اخلاقی، معاشرتی، سیاسی اور معاشی پہلوؤں کو بھی زیر بحث لایا جاتا ہے۔

4- مختلف اصول وضوابط

علم شہریت اور اخلاقیات کے کچھ اصول وضوابط ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ مثال کے طور پر ٹریفک کے اصولوں پر عمل نہ کرنے والے قانون شکن تو ہیں لیکن ممکن ہے کہ وہ بداخلاق نہ ہو۔ بغیر لائسنس گاڑی چلانا جرم ہے لیکن اس کا تعلق اخلاقیات سے نہیں۔

مشقی سوالات

1- ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:۔

i- قدیم یونان میں شہری ریاستیں تھیں:

(الف) 154 (ب) 156 (ج) 158 (د) 160

ii- ”علم شہریت شہری زندگی اور اس کے متعلقہ مسائل کے مطالعہ کا علم ہے۔“ یہ الفاظ جس مفکر کے ہیں:

(الف) ڈاکٹر کے۔ کے عزیز (ب) ای۔ایم۔وائٹ (ج) پروفیسر پیٹرک گیڈیز (د) ایف۔ جے گولڈ

iii- معاشرتی علوم کی ماں ہے:

(الف) علم شہریت (ب) علم تاریخ (ج) علم معاشیات (د) علم عمرانیات

iv- ”تمام انقلابات، تحریکوں اور جنگوں کے پیچھے معاشیات ہی اہم سبب ہے۔“ یہ جس مفکر کا دعویٰ ہے:

(الف) کارل مارکس (ب) ارسطو (ج) افلاطون (د) روسو

v- علم شہریت کے لیے متبادل لفظ استعمال ہوتا ہے:

(الف) سیاسیات (ب) اخلاقیات (ج) حیاتیات (د) مدنیت

vi- جس ماہر معاشیات نے علم معاشیات کو ”دولت اور حصول دولت کا علم“ کہا ہے:

(الف) آدم سمتھ (ب) مارشل (ج) جیمز پال (د) رابنز

vii- افلاطون کی وہ کتاب جس میں مثالی ریاست کا نقشہ کھینچا گیا ہے:

(الف) الجمہوریہ (ب) دی پرنس (ج) سیاست (د) اقوام کی دولت

viii- عربی میں ”مدینہ“ کے معنی ہیں:

(الف) تنظیم (ب) ریاست (ج) ضابطہ (د) شہر

ix- ہزاروں سال پہلے ایک عظیم تہذیب کا گہوارہ تھا:

(الف) چین (ب) سپین (ج) یونان (د) فرانس

x- سب سے پسندیدہ نظامِ حکومت ہے:

(الف) جمہوریت (ب) آمریت (ج) اشرافیہ (د) بادشاہت

2- درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں:۔

i- ای۔ایم۔وائٹ نے علمِ شہریت کی کیا تعریف کی ہے؟

ii- علمِ شہریت اور علمِ تاریخ میں چند مشترک موضوعات تحریر کریں۔

iii- اقتصادی بہبود سے کیا مراد ہے؟

iv- سائنس کا مفہوم بیان کریں۔

v- طبعی علوم اور معاشرتی علوم میں کیا فرق ہے؟

vi- علمِ شہریت ایک شہری کی سیاسی تربیت کیسے کرتا ہے؟

vii- ''سیاسی معاشیات'' سے کیا مراد ہے؟

viii- دو ایسے مفکرین کے نام لکھیے جو شہریت کو علم کا مقام دینے سے گریزاں ہیں۔

ix- کن مفکرین نے انقلاب کی آمد کے درست اسباب بیان کیے ہیں؟

x- علمِ شہریت ایک شہری کے کردار کی تعمیر کیسے کرتا ہے؟

3- درج ذیل سوالات کے تفصیل سے جواب دیں:۔

i- علمِ شہریت کا مفہوم اور نوعیت بیان کریں۔

ii- علمِ شہریت کی اہمیت اور افادیت پر روشنی ڈالیں۔

iii- علمِ شہریت اور اخلاقیات کا ایک دوسرے سے گہرا تعلق ہے، وضاحت کریں۔

iv- علمِ شہریت کا درج ذیل علوم کے ساتھ تعلق واضح کریں۔

(الف) تاریخ (ب) عمرانیات (ج) معاشیات (د) سیاسیات